14304-کرائے والی چیز کا کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے حقوق حاصل ہونے کا حکم

سوال

اس وقت بہت سے بنک اور کمپنیاں ہیں جو گاڑي کرائے پر دیتے ہیں مثلاایک سال کرائے پر جس کا ماہانہ کرایہ معلوم ہوتا ہے اور کرائے کی مدت ختم ہونے پر یہ گاڑي کرائے پر لینے والی کی ملکیت ہوجائے گی، اوراگر کرائے کی مدت پوری نہ کرے تو وہ گاڑي کمپنی یا بنک کی ملکیت میں واپس چلی جائے گی اور کرائے پر حاصل کرنے والے کو قسطیں واپس لینے کا کوئی حق نہیں اس فعل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ معاملہ کرایہ ختم ہونے پر ملکیت کے نام سے جانا جاتا ہے، اوراس میں معاصر علماء کرام کا اختلاف ہے، اوراس کے حکم میں سعودي عرب کے کبار علماء کرام کمیٹی کا بیان جاری ہوا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :

"کرایہ ختم ہونے پر ملکیت بننے والی چیز کے موضوع میں کبار علماء کرام کمیٹی نے غور خوض کیا اور بحث وتمحیث کے بعد مجلس کے اکثر ارکان نے اس معاملہ کو شرعا ناجائز قرار دیا اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں :

اول : اس میں ایک ہی چیز پر دو عقد اور معاہدے جمع ہیں اوران میں سے کسی ایک پر نہیں ٹھرتا اوریہ دونوں عقد حکم میں بھی ایک دوسرے سے مختلف اور منافی ہیں.

بیع فروخت کردہ چیز کو بعینہ اس کے منافع سمیت گاہک کی طرف منتقل کرنا واجب کرتی ہے، تواس وقت فروخت کردہ چیز پر کرائے کا معاہدہ کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ یہ گاہک کی ملکیت ہے، اوراجارہ یعنی کرائے پر دینا کسی چیز کا نفع کرائے پر لینے والے کی طرف منتقل کرنا واجب کرتا ہے.

اور فروخت کردہ چیز کا خریدار بعینہ اوراس کے منافع کا ضامن ہے لھذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا نفع ختم ہونا خریدار کو نقصان ہے ان دونوں میں سے بائع یعنی فروخت کنندہ کی طرف کچھ بھی واپس نہیں جاتا، اور کرائے پر حاصل کردہ چیز بعینہ مالک یعنی کرائے پر دینے والا اس کا ضامن ہے لھذا اس کا بعینہ تلف ہوجانا یا اس کا نفع ختم ہونا کرائے پر دینے والے کے ذمہ میں یعنی نقصان مالک کا ہوگا الا یہ کہ کرائے پر حاصل کرنے والے کی جانب سے کوئی زیادتی اور کوتاہی سرزد ہوئی ہو.

دوم : کرایہ معاہدہ میں بیان کی گئی قیمت کے حساب سے سالانہ یا ماہانہ اقساط میں مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ قیمت اس میں پوری ہوجسے بائع اس وجہ سے اجرت شمار کرتا ہے کہ وہ اپنے حق کو محفوظ کرسکے اس طرح خریدار کے لیے وہ چیز بیچنی ممکن نہیں رہتی.

اس کی مثال یہ ہے کہ : اگروہ چیز پچاس ہزار ریال کی ہے اور رواج کے مطابق اس کی اجرت ماہانہ ہے تواس کی اجرت دوہزار مقرر کی گئی جو کہ حقیقتا قیمت میں ایک قسط ہے حتی کہ مقرر کردہ قیمت پوری ہوجائے، مثلا اگروہ آخري قسط دینے سے عاجز ہو تو بعینہ وہ چیز واپس لے لی جائے گی اس لیے کہ وہ اجرت پر لی گئی شمار ہوتی ہے اوراس کی اجرت میں جو رقم حاصل کی گئی ہے واپس نہیں کی جائيگی اس لیے کہ اس نے اس کا نفع حاصل کیا ہے.

اس میں جو ظلم وستم ہے وہ کوئی مخفی نہیں کہ آخري قسط پوری کرنے کے لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں.

سوم : یہ اوراس طرح کے دوسرے معاہدوں نے قرضوں کے متعلق فقراء کوتساہل کی طرف دھکیل دیا ہے حتی کہ بہت سے حقوق مشغول اور ضائع ہوچکے ہیں ، اور بعض اوقات توقرض دینے والے فقراء کے ذمہ اپنے حقوق ضائع ہوجانے کے باعث افلاس تک پہنچ جاتے ہیں .

مجلس کی رائے یہ ہے کہ دونوں فریق صحیح طریقہ اختیار کریں وہ یہ ہے کہ : وہ چیز فروخت کردیں اوراس کی قیمت پراسے رہن رکھ لیں اوراس کے لیے اپنے پاس وہ معاہدہ کی کاپی یا گاڑي کے کاغذات وغیرہ رکھ لیں .

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پراپنی رحمتیں نازل فرمائے .

اس بیان پرکبار علماء کمیٹی کے مندرجہ ذیل علماء کرام کے دستخط ہیں :

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ

الشیخ صالح اللحیدان

ڈاکٹر صالح الفوزان

الشیخ محمد بن صالح العثیمین

الشیخ بکر بن عبداللہ ابوزید

واللہ اعلم .